بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

مدارسِ عربیہ میں اصلاحِ نصاب کی ضرورت ایک مدت سے ہے اور بعض مدارس میں اس کا اب تک عملی تجربہ بھی ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ملک میں علماء کی ایک بڑی تعداد ان حضرات پر مشتمل ہے جو پرانے نصاب اور اس کے طرزِ تعلیم میں سرے سے کسی اصلاح و ترمیم کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو صرف اس قدر کہ ایک کتاب کی بجائے کوئی دوسری کتاب رکھ دی، نصاب میں کسی بنیادی اصلاح کی نہ ان کے ہاں ضرورت ہے اور نہ مناسب بلکہ غالباً اس طرح کا اقدام کرنا سخت نامناسب اور مضر ہے تاہم ملک کی آزادی، قیام پاکستان اور عام بین الاقوامی اثرات کے ماتحت خود ملک میں اور ملک سے باہر کے حالات میں جو عظیم الشان تبدیلی پیدا ہوئی ہے اس نے ان حضرات کو بھی چونکا دیا ہے جو ابھی بیدار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے اس کا اندازہ عام فضا کے علاوہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ گذشتہ دو تین ماہ کے ہی اندر اندر پاکستان اور ہندوستان کے مختلف گوشوں سے متعدد علماء اور اربابِ مدارس کے خطوط راقم الحروف کو ملے ہیں جن میں انھوں نے ازراہِ خلوص و محبت اصلاحِ نصاب کے بارہ میں مشورہ طلب کیا اور رائے دریافت کی ہے، ارادہ بہت پہلے سے تھا مگر اب ان خطوط کو دیکھ کر اور پختہ ہو گیا کہ الگ الگ ہر ایک کو مفصل جواب دینا بہت دشوار ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ اسی موضوع پر ایک مقالہ لکھ دیا جائے جس میں مذکورہ بالا حضرات نے جو سوالات کئے ہیں ان کے جوابات آجائیں تاکہ دوسرے حضرات بھی۔ اگر چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا سکیں چنانچہ اس اشاعت میں سب سے آخر میں ایک معزز عالم دین کا جو مکتوب ملا ہے اس کو بعینہٖ شایع کیا جاتا ہے۔ تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ اب خود سمجھدار علماء اپنے دیرینہ نصاب کو کس